



سوال

(35) نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ کا پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ کا پڑھنا۔ (۲) نماز جنازہ میں دوسری نمازوں کی طرح سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت ملانا۔ (۳) اور جنازے کی دعائیں بلند آواز سے پڑھنا۔ کیا یہ تینوں باتیں قرآن و حدیث سے ثابت ہیں؟ اگر ایسا نہیں تو کیا ایسے امام کے پیچھے نماز جنازہ پڑھنا درست ہے؟ اور یہ جنازہ ادا ہو گیا یا اس کا اعادہ ضروری ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

(۱) نماز جنازہ میں فاتحہ پڑھنی مسنون ہے۔ حدیث میں ہے:

’وَإِذَا صَلَّيْنَا عَلَيْهِ كَثِيرًا، ثُمَّ قَرَأْنَا الْقَاتِحَةَ‘

یعنی جب آپ میت پر نماز پڑھتے تو تکبیر کستے پھر فاتحہ پڑھتے۔

(انرج الطیلسی: ۱/۱۶۳)، (ابن ابی شیبہ: ۳/۲۱۲)، (الوداؤد: ۳۱۹۳)، (سنن الترمذی، باب ناجاء فی القراءۃ علی الجنازۃ بفاتحۃ الكتاب، رقم: ۱۰۲۴)، (سنن ابن ماجہ، باب ناجاء فی القراءۃ علی الجنازۃ، رقم: ۱۳۹۵)

اس کی سند صحیح ہے۔ پھر صحیح حدیث کا عموم بھی ہے

’لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ‘ (صحیح البخاری، باب وُجُوبِ الْقِرَاءَةِ لِلْإِنَامِ وَالْمَأْمُومِ... الخ، رقم: ۴۵۶)

یعنی ”جس نے نماز میں فاتحہ نہ پڑھی، اس کی کوئی نماز نہیں۔“

یہ بھی اس کی مشروعیت پر دال ہے۔ کیونکہ شریعت نے جنازہ کا نام بھی نماز ہی رکھا ہے اور کسی بھی نماز کا وجود بلا فاتحہ نہیں۔

اسی طرح طلحہ بن عبد اللہ بن عوف کا بیان ہے، کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اثناء میں ایک جنازہ پڑھا، تو انھوں نے ”سورۃ فاتحہ“ پڑھی اور فرمایا: کہ تم کو معلوم



ہونا چاہیے یہ سنت طریقہ ہے۔ (صحیح البخاری، الجنائز، باب قراءة فاتحة الكتاب على الجنائز، رقم: ۱۳۳۵)

(۲) سورہ فاتحہ کے بعد جنازہ میں سورت ملانے کا جواز ہے

چنانچہ زید بن طلحہ سے مروی ہے، کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا

: 'قَرَأَ عَلَيَّ جَنَازَةَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةَ وَجْهٍ بِالْقِرَاءَةِ الْمُنْتَقِيَةِ لِبْنِ الْبَارُوْدِ، (کتاب الجنائز، رقم: ۵۳۶)، (مصنف ابن ابی شیبہ، من کان یقرأ علی الجنائز بفاتحة الكتاب، رقم: ۱۱۳۰۰)

یعنی "انھوں نے جنازہ میں فاتحہ اور ایک سورت پڑھی اور قرأت جہری کی۔"

اسی طرح طلحہ بن عبد ا کے طریق سے ہے، کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی:

'فَقَرَأْتُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةَ، فَجَزَّيْتُ سَمْعًا' (المنتقى لابن البارود، کتاب الجنائز، رقم: ۵۳۷)

یعنی "ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جنازہ میں سورۃ فاتحہ اور ایک سورت پڑھی۔ پس اسے جہری پڑھا، حتیٰ کہ ہم نے سنا۔"

اور صاحب "عون المعبود" فرماتے ہیں:

'وَبِهِدِ الْأَعَادِيثُ فِيهَا دَلَالَةٌ وَاصِحَةٌ عَلَى مَشْرُوعِيَّةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي صَلَاةِ الْجَنَازَةِ وَفِيهَا دَلَالَةٌ أَيْضًا عَلَى جَوَازِ قِرَائَةِ سُورَةِ مَعَ الْفَاتِحَةِ فِي صَلَاةِ الْجَنَازَةِ - (عون المعبود: ۱۹۱/۳)

یعنی ان احادیث میں واضح طور پر دلالت ہے کہ نماز جنازہ میں فاتحہ پڑھنی مشروع ہے اور ان میں یہ بھی ہے کہ نماز جنازہ میں فاتحہ کے ساتھ سورت ملانی بھی جائز ہے۔

نیز امام ابن حزم "المحلی" میں فرماتے ہیں:

'صَلَّى الْمَسُورِ بْنِ مَرْزَمَةَ، فَقَرَأَ فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَسُورَةَ قَصِيرَةً، وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ -

یعنی مسور بن مزمہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ پہلی تکبیر کے بعد میں فاتحہ اور چھوٹی سی سورت پڑھی، اور ان دونوں کو بلند آواز سے پڑھا۔

(۳) پہلے گزر چکا ہے کہ فاتحہ اور سورت کو بازا بلند پڑھا گیا اور جہاں تک دیگر دعاؤں کا تعلق ہے۔ سواس بارے میں حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ پڑھا یا:

'فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ، وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ... الخ' (صحیح مسلم، باب الدعاء للتميت في الصلاة، رقم: ۹۶۳)

"پس میں نے آپ ﷺ کی دعا سے یاد کیا، کہ آپ فرما رہے تھے: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ... الخ"

ظاہر ہے کوئی شے دوسرے سے تب ہی یاد ہو سکتی ہے جب اسے بلند آواز سے پڑھا جائے اور لفظ "يَقُولُ" بھی اس بات کا متقاضی ہے، کیونکہ اس کا اطلاق عام بلا قرینہ صارفہ بالجہر ہوتا ہے (اس کے عام حکم سے پھیرنے والی کوئی دلیل موجود نہ ہو، تو پھر بلند آواز سے پڑھنا مراد ہوتا ہے)، نیز دیگر بعض روایات میں لفظ "قَمِئْتُ" اس کے منافی نہیں ہے، کیونکہ فہم کی بناء حفظ پر ہے۔

"المنتقى" میں حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں لفظ 'سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ' ہے جب کہ واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ کی روایت میں "قَمِئْتُ" کے الفاظ ہیں۔ علامہ



شوکانی رحمہ اللہ اس پر قہر طراز ہیں :

’مَجْمُوعٌ ذَکٰتٌ یُّدُلُّ عَلٰی اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ جَهْرٌ بِالْذَّعَاءِ‘ (نیل الاوطار: ۶۹/۳)

”یہ تمام الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں، کہ نبی ﷺ نے دعا کو بلند آواز سے پڑھا ہے۔“

اور امام بخاری رحمہ اللہ نے باہن الفاظ تہویب قائم کی ہے :

’بَابُ قِرَاءَةِ فَاطِمَةَ الْكِتَابِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ: يَتَقَرُّ عَلَى الْإِطْفَالِ بِفَاتِمَةَ الْكِتَابِ‘

”جنازے پر سورہ فاتحہ پڑھنے کا بیان۔ حضرت حسن نے کہا کہ آپ ﷺ کے لیے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھتے تھے۔“

یاد رہے اس بحث کا تعلق صرف جواز جہر سے ہے لاغیر (نہ کہ کوئی اور) مذکورہ تینوں مسئلوں میں بالاختصار شریعت کی روشنی میں وضاحت ہو چکی، جو راہنمائی کے لیے کافی ہے۔ تاہم امام ایسا شخص مقرر کرنا چاہیے جس میں اتباع سنت کا جذبہ موجزن ہو۔ والی التوفیق۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الجنائز: صفحہ: 96

محدث فتویٰ